اپنے حسن واحسان کے ذریعہ دین اسلام کا غلبہ تمام ادیان باطلہ پر مقدر ہے

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۹؍جون ۱۹۷۸ء بمقام مسجد فضل لندن)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا:-

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق فرماتا ہے۔

وَمَآ اَرۡسَلۡنٰكَ اِلَّا رَحۡمَةً لِّلۡعٰلَمِيۡنَ۔ (الانبیآء:۱۰۸)

هُوَ الَّذِىۡۤ اَرۡسَلَ رَسُوۡلَهٗ بِالۡهُدٰى وَدِيۡنِ الۡحَـقِّ لِيُظۡهِرَهٗ عَلَى الدِّيۡنِ كُلِّهٖ (التوبۃ:۳۳)

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عالمین کے لئے رحمت ہیں اور آپ کا دین باقی ادیان پر غالب آئے گا۔

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بعثت کے پہلے دن ہی سے عالمین کے لئے بطور رحمت کے ہیں اور قیامت تک بطور رحمت کے ہیں اور پہلے دن سے ہی یہ مقدر تھا کہ دینِ اسلام تمام ادیانِ باطلہ پر اپنے حُسن واحسان کے ذریعہ سے غالب آئے گا لیکن یہ ایک دن کا کام نہیں تھا یہ صدیوں کا کام تھا چنانچہ پہلے دن سے ہی ایک عظیم مجاہدہ کی ابتدا ہوئی اور یہ مجاہدہ پھیلاؤ میں بڑھتا چلا گیا اور اس کی ترقی کی حرکت میں شدت پیدا ہوتی چلی گئی اور پیار کے ساتھ اور دلائل قاطعہ کے ساتھ اور حجج ساطعہ کے ساتھ اور آسمانی نشانوں کے ساتھ اور قبولیت دعا کے نشانوں کے ساتھ دنیا کے دل میں آہستہ آہستہ ایک انقلاب پیدا کرتا رہا۔ ایک نسل کے بعد

دوسری نسل یہ ذمہ داری اٹھاتی رہی اور اس مہم کو آگے بڑھاتی رہی۔ آخر تیرہ صدیاں گزرنے کے بعد اُس مہدی کا ظہور ہوا جس کے متعلق تمام بزرگوں نے قرآن کریم کی اس آیت کریمہ هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ کی رُو سے کہا ہے کہ دینِ اسلام کے کامل غلبہ کا زمانہ مہدی کا زمانہ ہے لیکن وہ جو ایک جدوجہد تھی اور غلبۂ اسلام کے لئے قربانی اور ایثار پیش کرنے کی مہم تھی وہ تو پہلے دن سے جاری ہو چکی تھی اور آگے ہی آگے بڑھتی چلی جا رہی تھی جس نے مہدی معہود کے ذریعہ اپنی انتہا کو پہنچنا تھا۔ اس لئے ہمیں یہ بتایا گیا تھا کہ مہدی علیہ السلام کے ذریعہ اس زمانہ میں تمام ادیانِ باطلہ کے خلاف علمی لحاظ سے ایسا مواد جمع کر دیا جائے گا کہ دوسرے مذاہب کے پیرو اسلام کا مقابلہ نہیں کر سکیں گے۔ ان میں عیسائیت بھی ہے ان میں بدھ مت بھی ہے پارسیوں کا زرتشتی مذہب بھی ہے اور ہندو مذہب بھی ہے، آریہ اس کا ایک فرقہ ہے جو اسلام کی مخالفت میں بڑی تیزی سے اُبھرا۔ علاوہ ازیں میری فکر کے مطابق لوگوں کے وہ نظریات بھی اس میں آجاتے ہیں جو مذہب تو نہیں لیکن اِزم کہلاتے ہیں یعنی وہ خیالات جن کے ذریعہ کوئی فلسفہ یا انسانی معاشرہ یا کوئی تمدن قائم ہوتا ہے مثلاً اشتراکیت ہے یا سوشلزم ہے اور اسی طرح آئے دن دوسرے بہت سے اِزم ہیں جو اُبھرتے اور مٹتے چلے آرہے ہیں۔ اب یہ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ اسلام اشتراکیت پر غالب نہیں آئے گا یا سوشلزم پر غالب نہیں آئے گا یا دوسرے نظریات پر غالب نہیں آئے گا بلکہ ہر وہ مذہب اور نظریہ یا دُنیوی فلسفہ جو اسلامی تعلیم کے خلاف ہے اسلام اُس پر بھی غالب آئے گا۔

جب ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کُتب کا مطالعہ کرتے ہیں اور آپ کی تحریرات پڑھتے ہیں یا آپ کے ملفوظات ہمارے زیرِ مطالعہ آتے ہیں اور اُن پر غور کرتے ہیں تو ہم اِس نتیجہ پر پہنچنے پر مجبور ہو جاتے ہیں کہ پہلوں نے جو یہ کہا تھا کہ مہدی کے زمانہ میں اسلام ادیانِ باطلہ اور ہر قسم کے اِزمز (Isms) پر غالب آئے گا وہ درست کہا تھا کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علمِ کلام، تفسیرِ قرآن اور آسمانی نشانات اور دعاؤں کی قبولیت میں اتنا زبردست مواد ملتا ہے کہ عقلِ انسانی یہ بات سمجھنے پر مجبور ہو جاتی ہے کہ وعدہ کا دن یا مجھے یوں

کہنا چاہئے کہ وعدہ کا زمانہ آ چکا ہے مگر جیسا کہ مَیں نے بتایا ہے یہ ایک دن کا کام نہیں اس کے لئے مسلسل جدوجہد کی ضرورت ہے۔

جہاں تک عیسائیت کا سوال ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں دُنیائے عیسائیت نے بڑے زبردست نشان دیکھے۔ امریکہ میں ڈاکٹر ڈوئی تھا اس کے بڑے دعوے تھے۔ وہ بڑی شان کے ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مہدی کے خلاف اُٹھا تھا اور بڑی ذلّت کے ساتھ اُس نے شکست کھائی تھی اور اُس وقت کے اخبارات اس عظیم نشان سے بھرے پڑے ہیں۔ پھر خود ہندوستان میں عیسائیوں کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مناظرہ ہوا جس میں دلائل کے ساتھ اور بڑے عظیم علمِ کلام کے ذریعہ اسلامی تعلیم کی برتری ثابت ہوئی۔ یہ آتھم کے ساتھ مناظرہ ہوا تھا جو جنگِ مقدس کے نام سے چھپا ہے۔ پھر نشانوں کی دُنیا میں جس طرح حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کو اُن کے دشمنوں نے صلیب پر لٹکا کر مار دینا چاہا لیکن وہ ناکام ہوئے، اسی طرح محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہونے والے اِس مسیح کے خلاف بھی عیسائی دُنیا نے سازشیں کیں کہ کسی طرح وہ پھانسی چڑھ جائیں چنانچہ آپ کے خلاف مقدمے بنائے گئے، ہر قسم کی جھوٹی گواہیاں پیش کی گئیں۔ حکومت عیسائیوں کی تھی، گواہیاں عیسائیوں کی تھیں، اِن گواہیوں کو مضبوط کرنے والی کچھ اور گواہیاں بھی تھیں۔ حالات سازگار نہیں تھے لیکن خدا اپنے وعدوں کا سچا ہے جیسا کہ اُس نے کہا تھا ویسا ہی اُس نے کر دکھایا کہ لوگ تیرے ساتھ نہیں ہوں گے لیکن میں تیرے ساتھ کھڑا ہوں گا اور تجھے دُشمنوں کی ہر بد تدبیر سے بچاؤں گا۔

اب یہ جو ڈوئی کا واقعہ ہے یا جو علمی لحاظ سے عیسائیوں کے ساتھ ہندوستان میں مناظرہ ہوا تھا اور اس سے اسلام کی برتری ثابت ہوئی یہ تو اسلام کی نشأۃِ ثانیہ سے تعلق رکھتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے پہلے ہر صدی میں اسلام کے حق میں اسلام کے دشمنوں کے ساتھ بحث کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے وقت وقت کے اولیاء کو اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر فدا ہونے والے اور آپ کے جاں نثاروں کو روحانی علوم سکھائے اور اُنہوں نے مخالفِ اسلام طاقتوں کا علمی میدان میں مقابلہ کیا۔ اُنہوں نے مخالفِ اسلام طاقتوں کا مقابلہ کیا آسمانی

نشانوں میں، دعاؤں کی قبولیت میں۔ اُنہوں نے بڑے نشان دکھائے انسانی تاریخ ان واقعات سے بھری پڑی ہے۔ کچھ نشان انسان نے یاد رکھے اور کچھ کو انسان بھول گیا۔ یہ تو درست ہے لیکن اس میں شک نہیں کہ انسانی تاریخ معمور ہے اس قسم کے علمی نشانوں سے اور آسمانی نشانوں سے اور ان نشانوں سے بھی جن کو ہم قبولیتِ دعا کا نشان کہتے ہیں۔

پس ایک مسلسل حرکت ہے جس میں ضعف تو آیا لیکن وہ حرکت بند نہیں ہوئی جو اسلام کو غالب کرنے کے لئے پہلے دن سے شروع ہو چکی تھی اور یہ جاری رہی یہاں تک کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا زمانہ آ گیا۔ آپ کی زندگی ایک عظیم مجاہدِ اسلام کی زندگی ہے۔ آپ کا جو عمل تھا وہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ایک عظیم روحانی فرزند اور آپ کے ایک عظیم محبوب کا عمل تھا۔ خدا تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عظمت اور جلال کو قائم کرنے کے لئے آپ کو جو نشانات دیئے وہ ہر میدان میں عظیم تھے لیکن وہ پہلی جو حرکت تھی اور تحریک جاری ہوئی تھی اسلام کے غلبہ کے لئے اور جس کے اثرات آگے سے آگے بڑھتے چلے جا رہے تھے اُن سے وہ کٹی ہوئی نہیں تھی بلکہ اسی جدوجہد کے تسلسل میں تھی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عہدِ مبارک سے شروع ہوئی تھی۔

شاید کسی نے یہ خیال کیا ہو کہ اتنا بڑا واقعہ ہو گیا ڈوئی کے ساتھ اور عیسائیت کو اِس قدر عظیم شکست ہو گئی اب شاید کوئی فوری انقلابی تبدیلی ظاہر میں نظر آنے والی پیدا ہو جائے عیسائی دُنیا میں لیکن ایسا نہیں ہوا کیونکہ مقدر یہ ہے اور پہلے سے یہ پیشگوئی کی گئی ہے کہ یہ جہاد جاری رہے گا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ بتایا گیا ہے کہ ابھی تین صدیاں نہیں گزریں گی یعنی تین صدیاں حتمی ہیں ان کے اندر اندر ہو سکتا ہے ڈیڑھ صدی میں اور ہو سکتا ہے دو صدیاں لگ جائیں، اس عرصہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے هُوَ الَّذِيٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ کا یہ اعلان اپنی پوری شان کے ساتھ دُنیا کے سامنے عملاً ایک صداقت کی شکل اختیار کر جائے گا اور واقعہ میں اسلام دُنیا کے ہر خطہ میں اور دُنیا کے ہر مذہب پر غالب آئے گا اور دُنیا میں اسلام ہی اسلام ہو گا اور ایک ہی خدا ہو گا جس کی پرستش کی جائے گی اور ایک ہی پیشوا ہو گا

محمد صلی اللہ علیہ وسلم جس کی عظمت اور جلال کے ترانے گائے جائیں گے۔

یہ جو ہماری کانفرنس ہوئی ہے یہ بھی اسی جہاد کا ایک حصہ ہے۔ یہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ ۲؍۳؍۴؍جون کو ہماری کانفرنس ہوئی اور ۵؍جون کو ساری دُنیائے عیسائیت نے اسلام کو قبول کر لینا ہے۔ یہ ایک اور قدم ہے جو آگے بڑھا ہے۔ اُمت محمدیہ نے تبلیغی میدان میں خدائی وعدوں کے مطابق جتنے قدم آگے بڑھائے ہیں اُن میں سے ہر قدم پر مخالفین کی زندگی میں ایک موافقِ اسلام حرکت پیدا ہوتی رہی ہے اور ان کی جڑوں کو ہلا کر رکھ دیا جاتا رہا ہے۔ شروع سے آخر تک ہمیں یہی نظر آتا ہے کہ آہستہ آہستہ عظیم تبدیلیاں رونما ہوتی رہیں۔ یہ ایک بہت لمبا مضمون ہے اس کے لئے ساری صدیوں پر غور کرنا پڑے گا۔

ہم جب اپنے زمانہ پر غور کرتے ہیں تو ہمیں یہ نظر آتا ہے کہ اسلام نے عیسائیوں کی زندگی میں ایک عظیم انقلاب اور تبدیلی پیدا کر دی ہے۔ ایسے ہی جیسے کسی چیز کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا جائے اِسی طرح غیر مذاہب کی حالت ہوگئی ہے لیکن ابھی یہ وقت نہیں آیا کہ ہم آرام کریں اور سمجھ لیں کہ جو کام ہم نے کرنا تھا وہ کر لیا ہے۔ ابھی ہماری کئی نسلوں کو خدا اور خدا کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے قربانیاں دینی پڑیں گی۔ ابھی کئی میدانوں میں ہمیں ادیانِ باطلہ کا مقابلہ کرنا پڑے گا دلائل کے ساتھ بھی اور آسمانی نشانوں کے ساتھ بھی اور قبولیت دعا کے ساتھ بھی۔

میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض چیلنجز (Challenges) کو مسیحی دُنیا کے سامنے دُہرایا تھا۔ یہ ۱۹۶۷ء کی بات ہے ابھی تک اُنہوں نے چیلنج قبول نہیں کیا۔ تین سال ہوئے ڈنمارک کے ایک صحافی ربوہ آئے تو اُن سے میری بات ہوئی تھی۔ کہنے لگے پادری کہتے ہیں کہ حضرت صاحب نے بڑی سختی کی تھی۔ میں نے کہا مَیں نے سختی تو کوئی نہیں کی تھی۔ مَیں نے تو اُن کو یہ کہا تھا کہ آؤ مقابلہ کر لو۔ خدا تعالیٰ آپ ہی فیصلہ کر دے گا کہ وہ کس کے ساتھ ہے اور کس کے ساتھ نہیں ہے۔ وہ کہنے لگا اچھا یہ بات ہے مَیں جا کر اُن کی خبر لیتا ہوں۔ یہ تو مجھے علم نہیں کہ اُس نے خبر لی یا نہیں لی لیکن اس کے دماغ پر یہ اثر ضرور تھا کہ اس کو سختی نہیں کہا کرتے۔

پس ہم تو عیسائیوں سے کہتے ہیں ہمارے ساتھ محبت کے ساتھ اور آشتی کے ساتھ اور صلح

کی فضا میں تبادلۂ خیال کرو۔ جہاں تک مذہب کا سوال ہے اس کا تعلق انسان کے دل اور دماغ کے ساتھ ہے جسے انگریزی میں Heart اور Mind کہتے ہیں ان کے ساتھ مذہب کا تعلق ہے۔ انسان دوسرے کا دل جیتتا ہے پیار کے ساتھ اور Mind جیتتا ہے دلائل اور نشانات کے ساتھ۔

پس اسلام میں حُسن واحسان بھی بڑا ہے اور اس کی تعلیم میں صداقت اور شوکت بھی بڑی ہے اور اس کی صداقت کے اظہار کیلئے اللہ تعالیٰ اپنی قدرتوں کے جو نشان ظاہر کرتا ہے اس کی عظمت کے سامنے تو کوئی دوسری چیز ٹھہر نہیں سکتی۔

غرض ایک قدم ہم نے اور اُٹھایا۔ ہماری نسل جو آج زندہ ہے اور جوان ہے اور ذمہ داریوں کو اُٹھائے ہوئے ہے ان کو پتا نہیں اِس میدان میں کتنے اور قدم اُٹھانے پڑیں گے۔ اس کے بعد پھر دوسری نسل آ جائے گی اور پھر اگلی نسل آ جائے گی۔ میں نے کئی دفعہ پہلے بھی کہا ہے کہ میرے اندازہ کے مطابق جماعت احمدیہ کی جو دوسری صدی ہے جو غلبۂ اسلام کی صدی ہے یعنی ہماری جماعت احمدیہ کی زندگی کی دوسری صدی میں وہ تمام وعدے جو غلبۂ اسلام کے لئے کئے گئے تھے وہ انشاء اللہ پورے ہوں گے اور وہ عظیم مجاہدہ جو بعثتِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شروع ہوا تھا وہ اپنے انتہائی عروج کو پہنچ جائے گا اور اسلام ہر طرف پھیل جائے گا لیکن یہ سمجھنا کہ جون کی پانچ تاریخ ہمارے لئے سو جانے کا دن تھا صحیح نہیں وہ ہمارے لئے سو جانے کا دن نہیں تھا۔ ۲،۳ اور ۴؍جون کو ہماری کانفرنس تھی اور پانچ کو پھر ہمارے لئے مجاہدہ کا دن ہے آرام کا دن نہیں۔ سچی بات تو یہ ہے کہ ہمارے سُکھ اور آرام اور چین کا وہ دن ہوگا جب دُنیا کی بڑی بھاری اکثریت کے دل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے جیت لئے جائیں گے اور دُنیا کے ہر گھر پر توحید کا جھنڈا لہرا رہا ہوگا۔

پس تم دعائیں کرو اور اپنے مقام کو پہچانو اور جو ذمہ داریاں ہیں اُن کو سامنے رکھ کر اپنی زندگی کے دن گزارو اور عاجزی سے خدا سے یہ دعا کرو کہ وہ آپ کو بھی اور مجھے بھی اپنی رضا کی راہوں پر چلائے، ہماری حقیر قربانیوں کو قبول فرمائے اور جتنی بھی قربانیاں ہیں اُن میں بے شمار گنا زیادہ برکت ڈال دے تا کہ ہم کامیابی کا دن دیکھنے والے ہوں۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔

(روزنامہ الفضل ربوہ ۶؍جولائی ۱۹۷۸ء صفحہ ۲ تا ۴)